کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گھر جلایا؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گھر جلانا ثابت نہیں۔ اس بارے میں بیان کی جانے والی روایت ضعیف ہے۔

❁ اسلم مولیٰ عمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

حِينَ بُويعَ لِأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ يَدْخُلَانِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُشَاوِرُونَهَا وَيَرْتَجِعُونَ فِي أَمْرِهِمْ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ فَقَالَ: يَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَبِيكِ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيكِ مِنْكِ، وَأَيْمُ اللّٰهِ مَا ذَاكَ بِمَانِعِي إِنِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ، أَنْ أَمَرْتُهُمْ أَنْ يُحَرَّقَ عَلَيْهِمِ الْبَيْتُ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاءُوهَا فَقَالَتْ: تَعْلَمُونَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِي وَقَدْ حَلَفَ بِاللّٰهِ لَئِنْ عُدْتُمْ

لَيُحَرِّقَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَيْتَ وَأَيْمُ اللّٰهِ لَيَمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ، فَانْصَرِفُوا رَاشِدِينَ فَرَوْا رَأْيَكُمْ وَلَا تَرْجِعُوا إِلَيَّ، فَانْصَرَفُوا عَنْهَا فَلَمْ يَرْجِعُوا إِلَيْهَا حَتّٰى بَايَعُوا لِأَبِي بَكْرٍ.

''رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی، سیدنا علی اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس مشورہ کے لیے آتے اور واپس چلے جاتے، یہ بات سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک پہنچی، تو انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہا: اے دختر رسول اللہ! اللہ کی قسم! مخلوق میں سے آپ کے والد سے بڑھ کر ہمیں کوئی محبوب نہیں اور ان کے بعد ہمیں آپ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں، اللہ کی قسم! اگر اب یہ لوگ آپ کے پاس جمع ہوئے، تو مجھے یہ بات اس سے نہیں روکے گی کہ میں ان پر اس گھر کو آگ لگا دوں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے، تو وہ لوگ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، انہوں نے کہا: جانتے ہو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تھے، انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی ہے کہ اگر آپ دوبارہ آئے، تو وہ گھر کو آگ لگا دیں گے؟ اللہ کی قسم! جو انہوں نے قسم اٹھائی ہے، اسے کر گزریں گے، لہذا بھلے طریقے سے واپس چلے جائیں، اپنی رائے پر غور کریں، دوبارہ میرے پاس نہ آنا، وہ لوٹ گئے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة: 14/566-567)

سند منقطع ہے۔ اسلم مولیٰ عمر اس واقعہ کے شاہد نہیں ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انہیں اپنا غلام بنایا، یہ خلافت ابی بکر سے پہلے کی خبر کیسے دے سکتے ہیں، اب انہیں اس واقعہ کی خبر کس نے دی؟ یہ واضح نہیں ہو سکا، لہٰذا یہ مرسل و منقطع روایت ہے۔ بسا اوقات تابعی کا صحابی سے سماع ولقا تو ہوتا ہے، لیکن جو واقعہ نقل کر رہا ہوتا ہے، اس میں حاضر نہیں ہوتا، اسے مرسل و منقطع کہتے ہیں، جو کہ حجت نہیں۔ لیکن صحابہ کے معاملہ اس کے برعکس ہے، کیونکہ مراسیل صحابہ بالاتفاق حجت ہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَنَةَ إِحْدٰى عَشْرَةَ إِلَى الْحِجَّةِ، فَأَقَامَ لِلنَّاسِ الْحَجَّ، وَابْتَاعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ مَوْلَاهُ أَسْلَمَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ.

”سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سن ۱۱ھ میں حج کے لیے (امیر بنا کر) بھیجا، آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حج پڑھایا۔ اسی سال سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اشعریوں سے ”اسلم“ نامی غلام خریدا۔“

(معرفة الصّحابة لأبي نُعَيم : 868، وسندهٗ حسنٌ متّصلٌ)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَعِيدٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ عُمَرَ عَلَى الصَّحِيحِ، قُلْتُ : لٰكِنَّهٗ لَمْ

يَسْمِعْ مِنْهُ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ لَمَّا خَطَبَهَا، فَإِنَّهٗ وُلِدَ بَعْدَ أَنْ وُلِّيَ عُمَرَ بِسَنَتَيْنِ.

''صحیح قول کے مطابق سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے، لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ خطبہ دیا، تو ان سے یہ خطبہ نہیں سنا، کیونکہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے کے دو سال بعد پیدا ہوئے۔''

(اتّحاف المَهرة:12/177)

یہ ایک مثال ہے، سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ہے، لیکن جو خطبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے پر ارشاد فرمایا، اس کا سماع نہیں کیا، کیونکہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کی پیدائش سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے کے دو سال بعد ہوئی۔

بعینہ اسلم مولیٰ عمر کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے، لیکن جس دن سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے، اس موقع پر اسلم مولیٰ عمر موجود نہیں تھے، جیسا کہ نص سے ثابت ہے۔ لہٰذا روایت منقطع ہے۔